

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

سرانسیہ پاکستان

جامعہ علوم اسلامیہ - پوسٹ بکس نمبر ۳۴۶۵ جمشید روڈ کراچی - www.banuri.edu.pk

اسٹاک مارکیٹ میں شئیرز کے کاروبار کا حکم

سوال

اسٹاک مارکیٹ میں شئیرز کا کاروبار کرنے میں کیا حکم ہے؟

جواب

اسٹاک مارکیٹ میں شئیرز کی خرید و فروخت میں اگر مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ رکھا جاتا ہو تو جائز ہے، ورنہ نہیں:

1- جس کمپنی کے شئیرز کی خرید و فروخت کی جارہی ہو، خارج میں اس کمپنی کا وجود ہو، صرف کاغذی طور پر رجسٹرڈ نہ ہو۔

2- اس کمپنی کے کل اثاثے صرف نقد کی شکل میں نہ ہوں، بلکہ اس کمپنی کی ملکیت میں جامد اثاثے بھی موجود ہوں۔

3- کمپنی کا کل یا کم از کم اکثر سرمایہ حلال ہو۔

4- کمپنی کا کاروبار جائز ہو، حرام اشیاء کے کاروبار پر مشتمل نہ ہو۔

5- شیئرز کی خرید و فروخت میں، خرید و فروخت کی تمام شرائط کی پابندی ہو۔ (مثلاً: شیئرز خریدنے کے بعد وہ مکمل طور پر خریدار کی ملکیت میں آجائیں، اس کے بعد انہیں آگے فروخت کیا جائے، خریدار کی ملکیت مکمل ہونے اور قبضے سے پہلے شیئرز آگے فروخت کرنا جائز نہیں ہوگا، اسی طرح فرضی خرید و فروخت نہ کی جائے۔)

6- حاصل شدہ منافع کل کا کل شیئرز ہولڈرز میں تقسیم کیا جاتا ہو، (احتیاطی) ریزرو کے طور پر نفع کا کچھ حصہ محفوظ نہ کیا جاتا ہو۔

7- شیئرز کی خرید و فروخت کے دوران بالواسطہ یا بلاواسطہ سود اور جوئے کے کسی معاہدے کا حصہ بننے سے احتراز کیا جاتا ہو۔

مذکورہ بالا شرائط کی رعایت کرتے ہوئے اگر شیئرز کا کاروبار کیا جائے تو جائز ہوگا، اور شرائط کا لحاظ نہ رکھنے کی صورت میں یہ کاروبار جائز نہیں ہوگا۔ بہر صورت بہتر یہی ہے کہ اس کاروبار سے اجتناب کیا جائے، اس لیے کہ مارکیٹ میں ان تمام شرائط کے ساتھ شیئرز کا کاروبار بہت مشکل ہے، اس لیے اجتناب کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے:

"عن جابر، قال: "لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا، ومؤكله، وكاتبه، وشاهديه، وقال: هم سواء."

(كتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا ومؤكله: 3/ 1219، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت)

بدائع الصنائع میں ہے:

"(ومنها) القبض في بيع المشتري المنقول فلا يصح بيعه قبل القبض؛ لما روي أن النبي صلى الله عليه وسلم "نهي عن بيع ما

لم يقبض"، والنهي يوجب فساد المنهي؛ ولأنه بيع فيه غرر الانفساخ بهلاك المعقود عليه؛ لأنه إذا هلك المعقود عليه قبل

القبض يبطل البيع الأول فينفسخ الثاني؛ لأنه بناء على الأول، وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع فيه غرر."

(کتاب البيوع: 5 / 180، ط: سعيد)

فتاویٰ شامی میں ہے :

"وشرط المعقود عليه ستة: كونه موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه، وكون الملك للبائع فيما يبيعه لنفسه، وكونه مقدور التسليم فلم ينعقد بيع المعدوم وما له خطر العدم... ولا يبيع معجوز التسليم."

(کتاب البيوع، مطلب: شرائط البيع أنواع أربعة: 4 / 505، ط: سعيد)

وفيه أيضاً :

"(وبيع ما ليس فيه ملكه) لبطلان بيع المعدوم- قال ابن عابدين: (قوله: وبيع ما ليس في ملكه)... بأن المراد بيع ماسمى ملكه قبل ملكه- قوله: (لبطلان بيع المعدوم) إذ من شرط المعقود عليه: أن يكون موجودا مالا متقوما مملوكا في نفسه، وأن يكون ملك البائع فيما يبيعه لنفسه، وأن يكون مقدور التسليم."

(کتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: الآدمي مکرم شرعا ولو كافرا: 5 / 58، 59، ط: سعيد)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر : 144403101351

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

